The Existence of God

Allama Abdul Haqq

July September 1967
www.noor-ul-huda.com

اوّل

بائبل مقدس جوکہ الہٰی حکمت ومعرفت کا کامل مکاشفہ ہے اس کے روسے خدا تعالیٰ کی واحد اورازلی ہستی یقینی اورضروری ہے اوراس کی ان دیکھی ذات پر ایمان لانا لازم ولابد ہے۔ چنانچہ صحیح ایمان کی تعریف یہ بیان کی گئی ہے کہ:

"اب ایمان امید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد اوراندیکھی چیزوں کاثبوت ہے (عبرانیوں ۱۱: ۱)

یعنی اعتماد اورثبوت کے بغیراندیکھی چیزوں کی امید کرنا اوراُن پر ایمان لانا باطل ہے۔

بدیہی طورپر یقین وثبوت حاصل کرنے کے دووسیلہ ہی ہوسکتے ہیں۔(۱) صحیح وسالم حواس جن کے وسیلے سے ازروئے مشاہدہ یقنی علم حاصل ہوسکتا ہے۔(۲) متواترگواہی۔ جس سے یہ مراد ہے کہ جوچیزیں شخصی مشاہدہ کی پہنچ سے باہر ہوں۔ اُنکے متعلق صحیح اوریقینی علم حاصل کرنے کے لئے ایسے

متواتر گواہوں کی متفقہ شہادت ضروری ہے جونہ صرف شمار میں کثیر ہوں بلکہ اُن کا اکٹھا ہوکر جھوٹی گواہی گھڑلینا غیرممکن ہو۔بائبل مقدس میں خدا کی ہستی پر ایمان لا نے کے لئے یہ دوسرا وسیلہ یعنی متواتر گواہوں کی متفق اللسان شہادت موجود ہے۔

جوکہ:

(الف) شمار میں بکثرت ہیں۔

(ب) اورایسے مختلف زمانوں سے متعلق ہیں کہ ان کے اکٹھا ہوکر کوئی چھوٹا منصوبہ گھڑلینے کا امکان تودرکنار اُن کا اکٹھے ہونا ہی قطعاً غیرممکن ہے۔

(ج) اخلاقی طورپر وہ اپنے زمانہ کے بہترین انسان تھے (پیدائش ۵: ۹) اورخدا کے برگزیدہ اوراسی کی طرف سے نبوت ورسالت کے منصب پر سرفراز تھے (گلتیوں ۱: ۱۱، ۱۲۔ افسیوں ۲: ۱۹، ۲۱۔ ۲پطرس ۱: ۱۹تا ۲۱)۔

(د) بمصداق ع۔ برمبرنتواں گفت کہ بردارتواں گفت۔

ان متواتر گواہیوں کا تعلق ایسے معتبر اورحق پر گواہی دینے کے لئے (یوحنا ۱۸: ۳۷) جان تک نثارکردینے والے اشخاص کے سلسلے سے ہے کہ:

"بعض مارکھاتے کھاتے مرگئے مگر رہائی منظورنہ کی تاکہ ان کو بہتر قیامت نصیب ہو۔ بعض ٹھٹھوں میں اڑائے جانے اور کوڑے کھانے بلکہ زنجیروں میں باندھے جانے اورقید میں پڑنے سے آزمائے گئے۔ سنگسارکئے گئے ۔آرے سے چیرے گئے آزمائیش میں پڑے۔تلوار سے شہید کئے گئے ۔بھیڑوں اوربکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے محتاجی میں ، مصیبت میں ، بدسلوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے۔ دنیا ان کے لائق نہ تھی، وہ جنگلوں اورپہاڑوں اورغاروں اورزمین کے گڑھوں میں آوارہ پھرا کئے" (عبرانیوں ۱۱: ۳۶تا ۳۸)۔

"اس لئے کہ آپ ان کو دیکھیں کہ گویا دیکھ کر ثابت قدم رہیں (عبرانیوں ۱۱: ۲۷)۔

"پس جب کہ گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہوئے ہے تو آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ اوراس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے الجھا لیتا ہے دورکرکے اس دوڑمیں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے۔اورایمان کے بانی اورکامل کرنے والے سیدنا عیسیٰ مسیح کو تکتے رہیں جنہوں نے اس خوشی کے لئے جو آپ کی نظروں کے

سامنے تھی شرمندگی کی پروانہ کرکے صلیب کا دکھ سہا اور پروردگار کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھے"(عبرانیوں ۱۲: ۱تا ۲)۔

(۵) وہ متواتر شہادت کسی طرح کی کورانہ تقلید ،اندھ بشواش اورمحض سنی سنائی باتوں پر اعتقاد جازم رکھنے سے متعلق نہیں۔

کیونکہ جب ہم نے تمہیں اپنے آقا ومولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی قدرت اورآمد سے واقف کیا تھا تو دغابازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اس کی عظمت کو دیکھا تھا۔ کہ انہوں نے پروردگار سے اس وقت عزت اوربزرگی پائی جب اس افضل بزرگی میں سے انہیں یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا ابن ہے ، جس سے میں خوش ہوں ۔ اورجب ہم ان کے ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے تو آسمان سے یہی آواز آتی سنی۔(۲پطرس ۱: ۱۶تا ۱۸)۔

اس زندگی کے کلام کی بابت جوابتدا سے تھا اورجسے ہم نے سنا اوراپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اوراپنے ہاتھوں سے چھوا۔ (یہ زندگی ظاہر ہوئی اورہم نے اسے دیکھا اوراس کی شہادت دیتے ہیں اوراسی ہمیشہ کی زندگی کی تمہیں خبردیتے ہیں جو پروردگار کے ساتھ تھی اورہم پر ظاہرہوئی)۔ جوکچھ ہم نے دیکھا اورسنا ہے تمہیں بھی اس کی خبر دیتے ہیں تاکہ تم بھی ہمارے شریک ہو اورہماری شراکت پروردگار کےساتھ اوراس کے ابن سیدنا عیسیٰ مسیح کے ساتھ ہے(۱یوحنا۱: ۱تا ۳)۔

"مگر پطرس اوریوحنا نے جواب میں اُن سے کہا کہ تم ہی انصاف کرو۔آیا خدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خدا کی بات سے تمہاری بات زیادہ سنیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ جوہم نے دیکھا اورسنا ہے وہ نہ کہیں(اعمال ۴: ۱۹، ۲۰)۔

"اے اگرپا بادشاہ! میں اس آسمانی رویان کا نافرمان نہ ہوا(اعمال ۲۶: ۱۹)۔

پس میں ان باتوں میں جو باری تعالیٰ سے متعلق ہیں سیدناعیسیٰ مسیح کے باعث فخر کرسکتا ہوں۔کیونکہ مجھے اورکسی بات کا ذکر کرنے کی جرات نہیں سوا ان باتوں کے جو سیدنا عیسیٰ مسیح نے

مشرکین کے تابع کرنے کے لئے قول اور فعل سے نشانوں اورمعجزوں کی طاقت سے اورروحِ حق کی قدرت سے میری وساطت سے کیں۔(رومیوں ۱۵: ۱۷تا ۱۸)۔

"کیونکہ جو کلام فرشتگان کے ذریعہ فرمایا گیا تھا جب وہ قائم رہا اورہر قصوراورنا فرمانی کا واجبی بدلہ ملا۔ تو اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیوں کر بچ سکتے ہیں؟ جس کا بیان پہلے پروردگار کے وسیلہ سے ہوا اورسننے والوں سے ہمیں پائہ ثبوت کو پہنچا۔اورساتھ ہی رضاءِ الہیٰ کے موافق نشانوں اورعجیب کاموں اور طرح طرح کے معجزوں اورروحِ الہیٰ کی نعمتوں کے ذریعہ سے اس کی شہادت دیتے رہے۔(عبرانیوں ۲: ۲تا ۴)۔

"پھر موسیٰ نے اسرائیلیوں کوبلواکراُن کو کہا۔ اے اسرائیلیو! خداوند نے تم سے اس پہاڑپر روبرآگ کے بیچ سے باتیں کیں(اس وقت میں تمہارے اورخداوند کے درمیان کھڑا ہوا ۔تاکہ خداوند کا کلام تم پر ظاہر کروں کیونکہ تم آگ کے سبب سے ڈرے ہوئے تھے اورپہاڑپرنہ چڑھے)استشنا ۵: ۱، ۴، ۶)۔نیزیشوع ۳: ۱، ۱۰۔ یسعیاہ ۶: ۱۔ یرمیاہ ۱: ۴تا ۵۔ حزقی ایل ۳: ۲۲تا ۲۴۔ عاموس ۷: ۱۴تا ۱۵۔ وغیرہ۔

دوم

کائنات عالم کے مشاہدہ سے متحقق ہے کہ ہرموجودہ خارجی کی ہستی ضرورکسی سبب کا نتیجہ ہے اورتمام موجودات پربحثیت مجموعی نظر فکر سے یہ ضروری اوریقینی نتیجہ مرتب ہوتا ہے کہ ہرسبب میں کوئی چیزبھی خود ہست اورمستقل بالذات نہیں ٹھہرسکتی ۔ نیز نیست محض سے کسی چیزکا ازخود وجود پذیر ہونا ممکن نہیں۔ بنابریں ماحصل یہ ہے کہ موجودات خواہ وہ بدیہی ہوں یا منتہی یہ بدیہات۔ لامحالہ سب کے سب علت ومعلول کے سلسلہ سے منسلک ہوں گے اورموجودات خارجہ اورکائنات معلومہ میں چونکہ علت ادنیٰ یعنی علت العلل کا وجودناپید ہے اورآغازموجودات کی بابت جوکچھ آج تک منکرین خدا کی طرف سے کہا گیا ہے۔وہ محض غیریقینی مفروضات کا مجموعہ اورمختلف قسم کے اٹکل

پچو ڈھکو سلوں پر مبنی ہے۔ اس لئے تسلسل محال ہونے کی وجہ سے عندالعقل ایک علت العلل اورواجب ہستی کی ضرورت توثابت ہے۔ مگراس کی ماہیت کا علم ہر طرح کے مشاہدہ اورعقل کی پہنچ سے باہر ہے۔ پس فوق العقل اورفوق الفطرت ہستی ہی کائنات عالم کی علت العلل ہے جوکہ اصطلاح مذہب میں ذات الہٰی سے تعبیر ہے۔

سوم

کسی موجودہ خارجی کاخودبخود نیست سے ہست ہونا عقل ومشاہدہ کے برخلاف ہے۔ اورکائنات معلومہ کی کوئی چیز مستقل بالذات اوربے تبدیل ٹھہر نہیں سکتی۔ بنابریں ضرور ہے کہ موجودات متغیرہ کا آغازاوراُن کے ہست وبود کے اسباب کا سلسلہ ایسے واحد سبب پر مبنی ہو۔ جوواجب والوجود اورلا یزال اورازلی ہو۔ پس وہی ضرورہستی، خدا تعالیٰ کے نام سے موسوم ہے۔

چہارم

اگرانسان مصنوعات کی کسی چیز مثلاف دیواروں اوردروازوں اورکھڑکیوں اورچھت پر مشتمل عمارت کی بابت یہ دعویٰ کیا جائے کہ وہ بغیرکسی صانع ہستی کے (جوعقل وارادہ قوت کےصفحات سے متصف ہو) محض طبعی اوراتفاقی حوادث سے موجود ہوگئی ہے تویہ دعویٰ عقل وعادت کے قطعاً برخلاف ہونے کی وجہ سے باطل اورناقابل التفات ٹھہرے گا۔پھرایسی مصنوعات کے صفت یعنی خود انسان کی ہستی کے خالق کا انکاراورمحض طبعی واتفاقی حادثات سے اس کے آغازکاوہم کیوں بدرجہ ادنیٰ باطل نہیں ٹھہرے گا۔ پس ازروئے استدلال (یعنی معلول کے وجود سے علت کے وجود پراستدلال)صانع عالم اورخالق کائنات کی ہستی ضروری ہے اورواجب ٹھہرتی ہے اوریقیناً "احمق نے اپنے دل میں کہاکہ کوئی خدانہیں" (زبور۱۴: ۱)۔

پنجم

انسانی روح انفس ناطقه کی ماہیت کا حقیقی اوریقینی علم آج تک انسانی عقل سے باہر ہے۔پھراس کی ہستی ایک ناقابل انکاراوریقینی حقیقت ٹھہرتی ہے ازیں جہت (الف) کسی چیزکی ماہیت کے فوق العقل اورناقابل فہم ہونے کی بنا پراس کی واقعی ہستی کی ضرورت یاامکان کا انکارلازم نہیں آتا۔

(ب) کسی چیزکی حقیقت سے لاعلمی اس چیزکی نیسی کی دلیل نہیں ٹھہرسکتی ۔

بنابریں نوع انسانی ودیگر کائنات عالم کے مبداء یعنی الہٰی ہستی کی حقیقت وماہیت سے لاعلمی اوراس کے فوق العقل ہونے سے اس معقول اوربرحق عقیدہ کی تکذیب نہیں ہوسکتی کہ:

"خدا روح ہے"(یوحنا۴: ۲۴) جبکہ کائنات عالم اوراس کے نظام پربحیثیت مجموعی غوروفکر سے نہ صرف خالق کائنات کی ہستی کی ضرورت ثابت ہے۔ بلکہ اس کا انکارممتنع ٹھہرتا ہے"کیونکہ اس کی ان دیکھی صفتیں یعنی اس کی ازلی قدرت اورالوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کےذریعہ سے معلوم ہوکرصاف نظرآتی ہیں یہاں تک کہ ان کوکچھ عذرباقی نہیں (رومیوں ۱۱: ۲۰)۔

ششم

ازروئے مشاہدہ وعقل موجودات خارجہ کی کوئی چیزآج تک کسی غیرانسانی ہستی نہ انسانی ہستی کے آغازکا یقینی سبب معلوم ہوسکی۔ اورنہ نوع انسانی سے افضل ثابت ہوسکی اوراسی طرح کوئی انسانی فردبھی اپنی نوع یادیگرکائنات عالم کےآغازکا یقینی سبب نہیں ٹھہرسکتا پس ازیں یہ سچائی اٹل اوراس کا ماننا ناگریز ہے کہ نوع انسان اوردیگر کائنات عالم کےآغازوقیام کی علمت نامہ کے موجودات خارجہ کی سبب چیزوں سے اوپر اوراُن سے ممتازایک فوق العقل ہستی ہے جوکہ مذہبی عالم میں ذات الہٰی سے تعبیر ہے۔

ہفتم

کائنات عالم کی ساری چیزوں کے ذات وصفات باوجود تغیر پذیر اورزائل اورغیر دائم ہونے کے وہ واقعی پرہست اورموجودہ بالخارج ہیں یعنی اگرچہ اشیائے خارجہ کے ذات وصفات جوہمارے مشاہدہ میں آتے ہیں۔ وہ تغیر پذیرہونے کی وجہ سے غیر حقیقی ہیں اوران کی مستقل ماہیت (اگرکچھ ہے) اورانکی واقعی حقیقت انسانی مشاہدہ اورعقل کی پہنچ سے آج تک باہر ہے لیکن اس کے باوجود ہم جانتے ہیں کہ وہ چیزیں واقعی طورپر خارج میں موجود ہیں اوراوہام محضہ نہیں پس لامحالہ اشیاء خارجہ کی حقیقت وماہیت ہمارے مشاہدہ اورعقل کی پہنچ سے باہر ہے اورہمہ ان کی ہستی کا یقین ناگریز ہے توکائنات عالم کے خالق کی حقیقت وماہیت کا عقل مشاہدہ کی پہنچ سے باہر ہونا اس کی ہستی کے انکارکی دلیل نہیں ہوسکتا جبکہ خود کائنات عالم کی محدود وحادث اورتغیر پذیر ہستی سے اس کے آغاز وقیام کے لئے ایک غیرمحدود ازلی اورمستقل بالذات خالق کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔

ہشتم

ہر انسان طبعی اوروجدانی طورپرایک ایسے حاجت روا کی ضرورت محسوس کرتا ہے جورحیم، علیم، کل، قادرطلق اورمستقل بالذات اورہرجگہ اورہروقت موجود ہوخصوصاً جبکہ انسان کی حاجت برآری کے لئے طبعی اورامکانی اسباب ناکافی ٹھہرتے ہیں تواس کوکسی ایسے فوق الفطرت حاجت روا کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے جوبغیرکسی طرفداری اورامتیازکے ہرایک حاجتمند کی سنتا اوراس کی ہر طرح حاجت پوری کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ سے یااس کی بجائے اندیکھے اورفوق الفطرت دیوتاؤں سے دعائیں مانگنا یافطری قوتوں اورجانداروں اوربے جان چیزوں کی منتیں ماننا اورخدا کے منکرین اوربے ایمان لوگوں کا کاش

کہ لفظ میں اپنی دلی آرزوؤں کا اظہار اسی حقیقت پر دال ہے پس کسی نامعلوم اورفوق الفطرت اورفوق العقل حاجت روا کی ضرورت کا ہمہ گیر اوروجدانی احساس خدا تعالیٰ کا ایک اعلیٰ ثبوت ہے۔

نہم

نوع انسان کے ہر فرد کے دل میں اپنے سے کسی اعلیٰ چیز کی تعظیم وپرستش کا میلان ورحجان بھی طبعی اورہمہ گیر ہے حتیٰ کہ جولوگ واحد خدا کی حقیقت کے علم سے بے بہرہ یا اس کی ہستی کے منکر ہیں وہ بھی کسی نہ کسی خارجی شے یا وہمی معبود کی تنظیم وپرستش کرتے ہیں چنانچہ بت پرستی اورفطری قوتوں اوربعض جانداروں یا انسانی افراد کی عظیم وپرستش اسی طبعی میلان اوروجدانی رحجان کا ہمہ گیر پر اظہار ہے جیسے کہ چھوٹے بچوں کوبھوک کا احساس طبعی اوروجدانی طورپر ہوتا ہے لیکن جب تک انہیں حقیقی خوراک کا واقعی علم نہیں ہوتا اس وقت تک جوچیز انکی دسترس میں ہو اسی کوچوسنے لگ جاتے ہیں اسی طرح ہر انسان کوطبعی طورپر خدا کی ہستی کی ضرورت کا علم توہے لیکن اس کی حقیقت وماہیت کے علم سے بےبہرہ اوراسکے حقیقی عرفان سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہوتی ہے۔

اس لئے کہ اگرچہ انہوں نے پروردگار کو جان تولیا مگر اس کی خدائی کے لائق اس کی تمجید اورشکرگزاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑگئے اوران کے بےسمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بیوقوف بن گئے ۔اورغیرفانی رب کی بزرگی کو فانی انسان اورپرندوں اورچوپایوں اورکیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا ۔(رومیوں ۱: ۲۱تا ۲۳)۔

پس لامحالہ کسی اعلیٰ ہستی کی تعظیم وپرستش کا جذبہ میلان طبعی اورہمہ گیر ہے چنانچہ خدا کی ہستی کے ماننے والوں کی پرستش توکسی نہ کسی ثبوتی یا سلبی مفہوم کے ساتھ اس کے نام سے منسوب ہوتی ہے اورجومذاہب اورملل خدا کی ہستی کا انکارکرتے ہیں۔ مثلاً بدھ مت، جین مت، اوردیوسماج وغیرہ وہ بھی بدھ،چین مت کے ترتھنکروں اورشری اگنی ہوتری کی پوجا کرتے ہیں اوراسی طرح کمیونسٹ اوردیگر

منکرین مذہب بھی بعض انسانی افراد کی تصاویر اوران کی مورتیوں کی تعظیم کرتے ہیں اور دیگر بت پرست بھی اپنے کرا ہے ہوئے اصنام کوپوجتے ہیں۔ غرضیکہ پرستش کا یہ طبعی اورہمہ گیر میلان اوررحجان ایک معبود حقیقی کی ضرورت پر دال اوراس کی ہستی کا اٹل اوروجدانی ثبوت ہے۔

دھم

ہرانسان فرد کو بچپن ہی سے کھانے پینے اورپہننے کی طبعی حاجتیں اورپیارومحبت کی جذباتی بھوک وجدانی طورپر محسوس ہوتی ہے لیکن ان سب حاجتوں کی سیری کے باوجود ایک اورباطنی بھوک نوع انسانی کے ہرفرد کو تازیست لگی رہتی ہے جوکھانے پینے اورپہننے کے لوازمات اورماں باپ بھائی بہنوں کے پیاراور ازدواجی شراکت اوردوستوں کی رفاقت کے حصول کے باوجود جداگانہ طورپر قائم رہتی ہے جس کی بنا پر بچپن ہی سے انسانی روح کو بہلانے کے لئے ہر طرح کے مشاغل تجویز کئے جاتے ہیں چنانچہ بچوں کے لئے طرح طرح کے کھلونے اوربالغوں کے لئے تمباکونوشی اورمنشیاب کی عادت اور انواع واقسام کے کھیل اورسیروسیاحت ،شکارتیراکی سینما مختلف قسم کی تماشا بینی اوراسی قسم کے دیگر تفریحی سامان ایجاد کئے گئے تھے جن کے متعلق ذیل کے حقائق قابل غورہیں۔

(الف) مذکورہ بالا چیزیں سب کی سب عارضی طورپر دل بہلانے کا کام دیتی ہیں ان میں سے کسی چیز سے حقیقی اوردائمی سیری حاصل نہیں ہوسکتی۔

(ب) ان چیزوں سے دل بہلانے کا نتیجہ حقیقی تسکین قلبی نہیں ہوتا بلکہ ان کے اجزا سے باطنی تشنگی اوربھی بڑھتی جاتی ہے۔

(ج) ان مشاغل کا باہمی اختلاف اورکسی ایک چیزکی طرف کل انسانی طبائع کا متفقہ رحجان نہ ہوتا ہی اس بات کا یقین اوراٹل ثبوت ہے کہ ان چیزوں میں سے فی الحقیقت کسی کی طرف بھی انسانی افراد کا طبعی

میلان نہیں ہوسکتا اورنہ ہی ان چیزوں میں سے کسی چیز کے انہیں طبعی حاجت ہے بلکه وہ سب کی سب ہرایک انسانی فرد کے خارجی ماحول کے نتائج اوراکتسابی عادات سے متعلق ہیں۔

(د) انسانی طبائع کی یه ہمه گیر بھوک اوراس کے واحد اورہمه گیر اورمتفق علیه ( ) سے لاعلمی اس بات کا قطعی ثبوت ہے که انسانی روح کے باطن میں ایک فوق الفطرت اورفوق العقل حقیقت اوراپنے حقیقی مبداء ومرجع کے حصول کی بھوک موجود ہے۔

پس انسانی افراد کی طبعی اورہمه گیر اورکسی خارجی چیز سے سیری حاصل نه ہونے کی بھوک اسی حقیقی ہستی کی ضرورت پر دلالت کرتی ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے۔

"تم کس لئے اپنے روپے اس چیز کے لئے جوروٹی نہیں اوراپنی محنت اس چیز کے واسط جوآسودہ نہیں کرتی خرچ کرتے ہو(یسعیاہ ۵۵: ۲)۔

"میرے لوگوں نے دوبرائیاں کیں اُنہوں نے مجھ کوآبحیات کے چشمه کوترک کردیا اوراپنے لئے حوض کھودے ہیں۔ شکسته حوض جن میں پانی نہیں ٹھہرسکتا(یرمیاہ۲: ۱۳)۔

"خداکا بیٹاآگیا ہے اوراس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے تاکه اس کو جوحقیقی ہے جانیں(۱یوحنا ۵: ۲۰)۔